ادارتی سرگرمیاں

اسلام آباد فقھی سیمینار
ایک اجمالی خاکہ

(ادارہ)

دور حاضر میں معیشت، معاشرت اور زندگی کے دیگر شعبہ جات میں عالمی سطح پر جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان تبدیلیوں نے شرعی لحاظ سے بہت سے ایسے مسائل کو جنم دیا ہے۔ جو علماء راسخین اور فقہائے امت کے اجتماعی غور وفکر کا تقاضا کرتے ہیں۔ اسی ضرورت کے پیش نظر جدہ کا المجمع الفقہ الاسلامی بھی سرگرم عمل ہے جو عالمی سطح کا ادارہ ہے۔ اور اسلامی ممالک کے معروف علماء اس سے وابستہ ہیں ہندوستان میں بھی اس غرض کیلئے وہاں کے مقتدر اہل علم مصروف عمل ہیں خاص طور پر مولانا مجاہد الاسلام قاسمی مرحوم کے زیر انتظام متعدد علمی مجالس منعقد ہو چکی ہیں جن کی کاروائی طبع ہو چکی ہے۔ پاکستان میں اسی ضرورت کے پیش نظر ریاستی سطح پر دستوری ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل کے نام سے قائم ہے مختلف اوقات میں اس کے اجلاس ہوتے رہتے ہیں لیکن قریباً تین عشروں سے قائم اس ادارے کی کوئی نمایاں کارکردگی قوم کے سامنے نہیں آسکی ہے۔ اگر کسی وقت مستند اور فاضل حضرات کی شرکت سے کوئی مثبت کام ہوا بھی ہے تو وہ سب کچھ فائلوں کے ڈھیر میں دفن ہیں اور اس خالص سرکاری ادارے کو خود سرکار کی طرف سے بے اعتنائی کا سامنا ہے۔ پاکستان اسلامی ممالک کی صف میں آبادی اور حجم کے لحاظ سے ممتاز مقام رکھتا ہے۔ یہاں بھی الحمد للہ دینی بیداری اور علمی اداروں کی فراوانی ہے۔ فقہی بصیرت کے حامل مقتدر علمی شخصیات ملک کے طول وعرض میں اپنے اپنے طور پر دینی خدمات میں مشغول ہیں لیکن ان کے درمیان پیچیدہ علمی مسائل پر اجتماعی مشورے کا کوئی انتظام نہیں ہے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ فقہاء کے ان انفرادی صلاحیتوں کو اجتماعی شکل میں یکجا کیا جائے۔ تا کہ جو معاملات ومسائل کسی ایک فرد کے غور وفکر سے حل نہیں ہو سکتے ان کے حل کیلئے مستند و مستحکم بنیاد فراہم ہو سکے، اسلام آباد فقہی سیمینار اسی مقصد کے پیش نظر منعقد ہوا۔

سیمینار کا اجمالی خاکہ:-

جامعہ المرکز الاسلامی بنوں کے زیر انتظام بمقام جامع مسجد دار السلام نزد کیپیٹل ہسپتال G - 6/2 اسلام آباد میں ''اسلام کا مالیاتی نظام'' کے موضوع پر 15-16 مارچ 2003ء بروز ہفتہ، اتوار کو ملکی سطح پر اہل علم ومعرفت کا علمی وتحقیقی اجتماع فقہی سیمینار کے نام سے منعقد ہوا۔ جس کا واحد مقصد فقہ کے ماہر جید علماء کو ایک اسٹیج پر جمع کر کے عصر حاضر کو درپیش بہت سے معاشی مسائل کا اسلام کی روشنی میں حل پیش کرنا تھا اور جذبات سے ہٹ کر علمی بنیاد پر کام کرنے کیلئے اہل علم وفضل کو اس جانب متوجہ کرنا تھا اس سیمینار کی کل پانچ نشستوں میں چوبیس 24 مقالہ نگار حضرات نے مختلف موضوعات پر مقالے پیش کئے ان مقررین میں نہ صرف مدارس دینیہ کے ماہرین علم فقہ

وافتاء شامل تھے بلکہ اس لحاظ سے بھی اس سیمینار کی اہمیت زیادہ تھی کہ اس میں کالجوں، یونیورسٹیوں کے اساتذہ کرام اور اسلامی معیشت پر استوار بعض بنکوں کے ماہرین حضرات نے بھی شرکت کی۔ اسلام آباد فقہی سیمینار قدیم وجدید درسگاہوں کے فضلاء کا ایک حسین امتزاج پیش کرتا رہا۔ کراچی، حیدرآباد، لاہور، کوئٹہ، فیصل آباد، گوجرانوالہ، اسلام آباد، پشاور اور ملک کے مختلف حصوں سے تقریباً ہزاروں پڑھے لکھے مندوبین نے اس میں شرکت کی۔ اور کسی نہ کسی طور سے اس سیمینار سے استفادہ حاصل کیا۔ مقالہ نگار حضرات میں جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث مفتی نظام الدین شامزئی، اسلام آباد کے ڈاکٹر سید طاہر، ڈاکٹر اصغر علی چشتی، مولانا حسین احمد دیشانی، مولانا مفتی شکیل احمد، وزارت تعلیم کے ایجوکیشنل ایڈوائزر ڈاکٹر محمد حنیف، المیزان بنک اسلام آباد کے سیکنڈ آفیسر شعیب احمد رضا، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مولانا مفتی غلام قادر نعمانی، جامعہ عثمانیہ پشاور کے مہتمم مولانا مفتی غلام الرحمٰن نفاذ شریعت کونسل صوبہ سرحد کے چیئرمین، پشاور یونیورسٹی کے اسلامک سنٹر کے ڈین ڈاکٹر قبلہ آیاز خان، مفتی تاج زرین دارالعلوم عربیہ شیر گڑھ مردان، یونیورسٹی آف انجنیرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا کے پروفیسر ڈاکٹر محمد یاسین بٹ، جمعیت علماء اسلام کا سربراہ مولانا فضل الرحمٰن، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ صوبہ سرحد کے ایڈیشنل سیکرٹری مولانا محمد رحیم حقانی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے وائس پریذیڈنٹ ڈاکٹر محمود احمد غازی نے خالص علمی وتحقیقی موضوعات پر اپنے مقالات پیش کر کے سیمینار میں شرکت کی۔

بانی فقہی سیمینار وصدر المجلس الفقہی حضرت مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں ان مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد فقہی سیمینار میں ہم گرامی قدر علماء، فقہاء ودانشوران ملت، معلمین سکول کالجز وجامعات، ڈاکٹر صاحبان اور دیگر مندوبین اسلام آباد فقہی سیمینار کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے مشاغل میں سے وقت نکال کر اس سیمینار میں شرکت کی۔ اتنی کثیر تعداد میں مندوبین کی شرکت اس بات کا ثبوت ہے کہ علماء اور دانشوران ملت کو سیمینار کے مرکزی تصور کی اہمیت اور افادیت کا پورا پورا ادراک ہے متعلقہ مشکلات کی وجہ سے اگر ہم آپ حضرات کی بھرپور خدمت نہ کر سکیں تو ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارے بارے میں درگزر سے کام لیں گے۔

قرارداد :-

جامعہ المرکز الاسلامی بنوں کے زیر اہتمام فقہی سیمینار کے شرکاء نے سیمینار کے کامیاب انعقاد پر مسرت کا اظہار کیا۔ مندوبین نے دینی جذبے، محنت اور لگن کو سراہا اور ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے دعاء خیر کی۔ مندوبین اتفاق رائے سے اس نتیجے پر پہنچے کہ امت کے درپیش مسائل کو شریعت کی روشنی میں زیر بحث لانا اور ان جیسے مسائل کو قابل عمل حل تک پہنچانا حضرات علماء کرام کی ذمہ داری ہے۔ ان مسائل میں سے سود سے پاک اسلامی معیشت کا قیام بھی ہے۔ اسلام آباد فقہی کانفرنس اسی مقصد کے پیش نظر منعقد کرایا گیا تاکہ معاشرہ سے سودی لعنت، ظلم وجبر، کرپشن اور لوٹ کھسوٹ کا خاتمہ ہو سکے۔ اور سود سے پاک اسلامی معاشرہ عمل میں لایا جا سکے۔

شرکاء سیمینار نے اس ضرورت کا احساس دلایا کہ اس کام کو بڑھانا، علمی وتحقیقی کام کے سلسلے میں کانفرنس اور مذاکرے کو جاری

رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔اسلام آباد فقہی سیمینار اس مقصد کیلئے پیش خیمہ ثابت ہوگا۔

سیمینار کے درج ذیل فوائد سامنے آئے :-

(1) علمی حلقوں میں قائم ایک مایوسی ختم ہوئی اور واضح ہوا کہ عصر جدید کے مسائل پر ہمارے علماء کرام کام کر سکتے ہیں۔

(2) جامع فقہی مجلس کے قیام کیلئے ایک اہم پیش رفت ہے۔

(3) یہ کوشش علماء کرام کیلئے مستقبل کے تحقیقی میدان میں داخل ہونے کیلئے ترقی کا پیغام ہوگا۔اور مسلم نشأة ثانیہ کیلئے اہم کامیابی ثابت ہوگی۔

(4) علمی دنیا میں ایک نئے تحقیقی کام کا آغاز ہوا ہے جو عصر حاضر کی اہم ضرورت ہے۔

(5) اس سیمینار کیوجہ سے علماء کرام طلباء بالخصوص تخصص کے طلباء کو خاصا فائدہ ہوا جنہوں نے اس میں پر جوش جذبے کے ساتھ شرکت کی۔

(6) ملک بھر کے علماء کرام، مفتیان اور دانشوروں کو کام کرنے اور اپنے مقالات وتحقیقات پیش کرنے کا موقع ملا۔

(7) سیمینار میں سود کی لعنت سے نجات حاصل کرنے کا عظیم مقصد زیر بحث رہا اور اس عظیم مقصد کیلئے یہ سیمینار علماء کا نمائندہ مؤقر اجتماع ثابت ہوا۔

(8) یہ سیمینار "اسلام کا مالیاتی نظام" کے موضوع پر کافی تحقیقات، علمی مواد، قابل قدر سفارشات اور بہترین تجاویز مرتب کرنے کیلئے ذریعہ بنا۔

(9) سیمینار نے اقتصادیات کے تمام شعبہ جات سے وابستہ ماہرین کو اسلامی اقتصاد کی طرف راغب کرنے اور ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا موقع مہیا کیا۔جو اس ادارہ کی علم دوستی کی چوتھی مثال ہے۔

(10) فقہی سیمینار کا تسلسل عام سیاسی یا رواجی اجتماعات سے ہٹ کر خالص علمی اور تحقیقی کام ہے جس کا آغاز آزادی کے بعد فوری طور پر ضروری تھا یہ کام اہل علم اور خصوصاً فکر شیخ الہند کے علمی ورثے کے قیام کا زندہ مثال اور احیاء ہے۔